سوال

(394)اس طرح کا ٹھیکہ زمین کا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملک بنگال میں لوگ اپنی زمین ٹھیکے پر دیتے ہیں۔ اسطور سے کہ سالانہ ایک بیگھ زمین پر مثلاتین یا چار من دھان لیا ہے چاہے زمین کی فصل ڈوب جائے یا جل جائے۔ انہیں سروکار نہیں فصل ہو یا نہ ہو زمین کا مالک مقررہ دہان اس سے لے لے گا اور خراج مالک کا ذمہ ہو گا ازروے شریعت اس طرح کا ٹھیکہ زمین کا دینا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد اکرم علی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ جائز نہیں یوں ہونا چاہیے کہ پیداوار میں نصف یا ربع یا خمس یا مقرر ہولوں گا نہ ہو تو نہیں لوں گا کیسے رسول اللہ ﷺ نے یہود ان خیبر کو ہے پر زمین دی تھی ٹھیکہ کا عوض نقد روپیہ ہو تو ہر طرح جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

(30رجب 42سمہ عیسوی)

تشریح

زمین اس شرط پر دینا کہ دس من غلہ اس میں سے ہم کو دے دینا باقی تمہارا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شرط فاسد ہے۔ اسواسطے ممکن ہے۔ کہ صرف دس من غلہ پیدا ہو تو صورت میں بے چارہ مزارع بالکل محروم رہ جائے گا سراسر خسارہ میں پڑ جائے گا۔ ہاں اس شرط پر زمین دینا جائز ہے۔ کہ جس قدر غلہ پیدا ہو اس میں سے مثلا ایک ثلث ہمارا باقی تمہارا۔ یا نصف ہمارا یا نصف تمہارا یا دوثلث ہمارا باقی تمارا یعنی جزمشاع کی شرط کرنا کہ جس سے کسی صورت میں قطع شرکت نہ ہو۔ بلکہ جس قدر غلہ پیدا ہو تھوڑا یا زیادہ اس میں دونوں اپنے اپنے حصے مقررہ کے شریک رہیں۔ جائز درست ہے۔

موطاء امام محمد رحمة اللہ علیہ صفحہ 354 میں ہے۔

اخبرنا مالک اخبرنا ربعیہ بن ابی عبدالرحمن ان حنظلة الانصاري اخبره انه سال رافع بن خدیج عن کراء المزارع فقال قد نهی عنه قال حنظلة فقلت لرافع بالذہب والورق قال رافع لا باس بحراہا بالذہب والورق قال محمد وبہذا ناخذ لا باس بحرایہا بالذہب والورق بالحنطة کیلا معلوما وضربا معلوما مالم یشرط ذلک مما یخرج منہا فان اشتر طعمہا یخرج منہا کیلا معلوما فلا خیر فیه وہو قول

ابی حنیفہ والعامۃ من فقھائنا الی اخرہ

(حررہ عبدالحق اعظم گڈھی عفی عنہ 4 رجب 17 ہجری۔ سید محمد نزیر حسین۔ (فتاویٰ نزیریہ ج2 ص76)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]()

جلد2 ص370

محدث فتویٰ